مولانا محمد عبید اللہ عفیف

الاستفتاء

احمد دین کوٹ کبیر ضلع وہاڑی سے لکھتے ہیں :

" اگر خاوند دیوانہ یا کوڑھی یا پھلبہری والا یا مرگی والا ہو تو اس کی بیوی کیا کرے ؟ یا اگر بیوی ان عوارض میں مبتلا ہو تو اس کا خاوند کیا کرے ؟ جس وقت شادی ہوئی ہے ، اس وقت پتہ نہیں چلا بعد میں پتہ چلا ! "

الجواب بعون الوهاب ، ومنه الصدق والصواب :

صورت مرقومہ میں اگر بیوی مجنونہ ، کوڑھی یا پھلبہری کی مریضہ ہو تو خاوند کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیوی سے فسخ نکاح کروا سکتا ہے اور فسخ کے علاوہ خاوند بیوی کو بلا وجہ طلاق دینے کا بھی مجاز ہے تاہم ایسی صورت میں سخت گنہگار ہوتا ہے لیکن جب بیوی پاگل یا کوڑھ یا برص یعنی پھلبہری کے مرض میں مبتلا ہو تو خاوند بلاشبہ اسے طلاق دے سکتا ہے اور ایسی صورت میں خاوند عند اللہ گنہگار اور خطاکار ہرگز نہیں ہوگا !

اور اسی طرح اگر خاوند پاگل ، یا کوڑھی یا پھلبہری کا شکار ہو جائے تو بیوی بھی نکاح فسخ کروا سکتی ہے اور بیوی کے اس حق کو قطعاً چھینا نہیں جا سکتا۔

۱۔ چنانچہ مسند احمد میں یزید بن کعب بن عجرۃ سے مروی ہے :

" اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا وَوَضَعَ ثَوْبَهُ وَقَعَدَ عَلَى الْفِرَاشِ اَبْصَرَ بِكَشْحِهَا بَيَاضًا فَامَّازَ عَنِ الْفِرَاشِ ثُمَّ قَالَ خُذِيْ عَلَيْكِ ثِيَابَكِ وَلَمْ يَأْخُذْ مِمَّا اٰتَاهَا شَيْئًا " (زاد المعاد ج ۴ ص ۳)

" کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا ، جب آپؐ اس کے پاس فراش پر بیٹھے تو آپؐ نے اس کے پہلو میں پھلبہری کی سفیدی دیکھی تو اس کو فراش سے علیحدہ کر دیا۔ اور پھر آپؐ نے اس کو جو کچھ مہر میں دیا تھا وہ اسے چھوڑ دیا "۔

۲۔ عن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال ایما امرأۃ غر بہا رجل بہا جنون او جذام او برص فلہا المہر بما اصاب منہا وصداق الرجل علی من غرہ
فی لفظ آخر قضی عمر رضی اللہ عنہ فی البرصاء والجزماء والمجنون اذا دخل بہا فرق بینہما والصداق لہا بمسیسہ ایاہا وہو علی ولیہا"
(موطا امام مالک ص ۔ زادالمعاد ص۳۰ ج ۴ ۔ ورواہ الدارقطنی ایضا منتقی)

"حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص دیوانی یا کوڑھی یا پھلبہری کی بیماری والی عورت کے ساتھ دھوکا دیا گیا تو اس عورت کے لیے مہر ہے اور اس کا خاوند اس شخص سے وصول کرے جس نے دھوکہ دیا ہے۔ امام مالک اور دارقطنی نے اس کو روایت کیا ہے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جب پھلبہری والی یا دیوانی عورت کے ساتھ ہم بستر ہو جائے تو حضرت عمرؓ نے اس کی بابت یہ فیصلہ کیا ہے کہ خاوند بیوی میں جدائی کرائی جائے اور بوجہ ہم بستر ہونے کے خاوند مہر دے اور خاوند ولی سے یعنی عورت کے ولی سے مہر کی رقم وصول کرے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمرؓ کے ان فیصلوں میں اگرچہ عورت کا ذکر ہے۔ لیکن اگر مرد ایسا ہو یعنی کوڑھ۔ برص، اور دیوانگی کی بیماری کا مریض ہو تو وہ بطریق اولی اس حکم میں داخل ہے یعنی پھر بیوی کو ایسے خاوند سے فسخ نکاح کے ذریعہ گلوخلاصی کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عورت میں اگر یہ بیماریاں ہوں تو مرد طلاق دے کر عورت کو جدا کر سکتا ہے اس کو فسخ نکاح کی ضرورت نہیں مگر باوجود ضرورت نہ ہونے کے مرد کو فسخ نکاح کا اختیار دیا گیا ہے۔ تو عورت کو بطریق اولی یہ اختیار ہونا چاہیئے کیونکہ عورت کے ہاتھ میں طلاق نہیں، تاکہ اپنے خاوند کو طلاق کے ساتھ جدا کر دے، اس کے لیے سوائے فسخ کے جدائی کی کوئی صورت ہی نہیں، پس اس کے لیے حضرت عمرؓ کا یہ فیصلہ زیادہ لائق ہے چنانچہ مغنی ابن قدامہ میں ہے:

"الکلام فی ہذہ المسئلۃ فی فصول اربعۃ الاول ان خیار الفسخ یثبت لکل واحد من الزوجین لعیب یجدہ فی صاحبہ فی الجملۃ، روی ذلک عن عمر بن الخطاب وابنہ وابن عباس وبہ قال جابر والشافعی واسحٰق"۔

(مغنی ابن قدامہ ص۶۵۰ ج ۶)

کہ خیار کے مسئلہ کی بحث چار فصلوں میں ہے پہلی بحث یہ ہے کہ عیب کی وجہ سے میاں بیوی میں سے ہر ایک کو ایک دوسرے کے خلاف خیار فسخ ثابت ہے چنانچہ حضرت عمرؓ حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباس سے بھی مروی ہے حضرت جابرؓ، امام شافعیؒ اور امام اسحاق بن راہویہ کا یہی قول ہے۔ یعنی عیب حادث ہو یا نکاح

سے پہلے اس کا علم نہ ہو یا ہو یا تندرست جوڑے میں سے کسی ایک کو بعد میں ہوا ہو بہرحال ہر صورت میں میاں اور بیوی کو فسخ نکاح کا اختیار حاصل ہے۔"

اور حافظ ابن القیم الجوزیؒ فرماتے ہیں :

"والقیاس ان کل عیب ینفر الزوج الآخر منہ ولا یحصل بہ مقصود النکاح من رحمۃ والمودۃ یوجب الخیار"۔ (ص ۲۱ ج ۴)

کہ "عقل سلیم اور قیاس صحیح یہ ہے کہ میاں یا بیوی میں اگر ایسا عیب پایا جائے جس سے میاں یا بیوی نفرت کرے نیز اس عیب کی موجودگی میں نکاح کا بنیادی مقصد یعنی باہمی رحمت اور مودت حاصل نہ ہو تو وہ عیب خیار فسخ کو واجب قرار دیتا ہے۔"

فیصلہ

مذکورہ بالا دلائل کی روشنی میں میاں یا بیوی میں سے اگر کوئی فریق جذام، جنون اور برص کا مریض ہو اور دوسرا فریق اس کے ساتھ نباہ نہ کر سکتا ہو تو شرعاً اس کو فسخ نکاح کے لیے نالش کا حق حاصل ہے۔ اگر خاوند بیوی سے جماع کر چکا ہو تو فسخ کے وقت اس کو مہر دینا ہو گا یعنی جب مرد حقِ فسخ استعمال کرے گا تو پھر اس کو مہر دینا پڑے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اعلان ضروری

راقم الحروف گھر سے دفتر تک سفر کرتے ہوئے اپنے بیگ ہاتھ دھو بیٹھا ہے جس میں دیگر ضروری کاغذات کے علاوہ کچھ رسیدات (سالانہ زر تعاون) بھی شامل تھیں۔ یہ رسیدیں جن حضرات کے نام روانہ کی جانے والی تھیں ان کے خریداری نمبر درج ذیل ہیں:

۱۲۲۹ - ۱۶۹۴ - ۱۶۹۹ - ۱۷۵۷ - ۱۸۰۹ - ۱۸۸۵ - ۲۰۰۸ - ۲۰۱۰ - ۲۰۲۸ - ۲۰۲۹ - ۲۰۳۰ - ۲۰۳۵ - ۲۰۵۹ - ۲۱۳۰ - ۲۱۹۱ - ۲۱۹۳ - ۲۱۹۴ - ۲۱۹۵ - ۲۱۹۶ - ۲۱۹۷ - ۲۱۹۸ - ۲۱۹۹ - ۲۲۰۱ - علاوہ ازیں رسید ۳۷۷۴ قیمتی مبلغ ساٹھ روپے بنام محمد الیاس صاحب کمبوہ بحساب ایجنسی اور رسید ۳۷۷۵ بنام مولانا حکیم محمد یوسف صاحب زبیدی بحساب ایجنسی قیمتی مبلغ نوے روپے ——— ان تمام رسیدات کی ڈپلیکیٹ کاپیاں دفتر میں موجود ہیں۔ قارئین نوٹ فرما لیں۔

○ ——— جن حضرات کو گزشتہ ماہ سالانہ چندہ کے خاتمہ کی اطلاع دی گئی تھی اس ماہ ان کے نام ترجمان بذریعہ وی پی روانہ کیا جا رہا ہے ——— اطلاعاً عرض ہے۔

والسلام

(ناظم دفتر اکرام اللہ ساجد)